امام شافعی
رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه

کی سیرت

17-January-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درودِ پاک کی فضیلت

حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ترمذی شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ، **قرارِ قلب** وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا ہو گا۔(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ...الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(اَلْمُعْجَمُ الْکبیر لِلطّبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ

بَیان سُننے کی نیّتیں:

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی وبیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نیکی کی دعوت دینا کوئی نیا یا مَعْمُولی کام نہیں بلکہ یہ وہ عَظِیْمُ الشَّان کام ہے کہ جسے اَنْبِیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت اچھے طریقے سے سَرانجام دیا، پھر جب نُبُوَّت کا دروازہ بند ہوا تو مَدَنی آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جانثار صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو یہ عظیم فَرِیضَہ سونپا گیا، اُمَّت کی اِصلاح کے مَدَنی جذبے سے سرشار اِن حضرات نے جب لوگوں کو نیکی کی دَعوت دینے کا مَدَنی کام شُروع کیا تو پُھولوں کی پتّیوں یا ہاروں کے ساتھ اِن کا اِستِقْبال نہیں کیا گیا بلکہ اِس اِحسان کے بدلے میں اُن پر ظُلْم و سِتَم کے پہاڑ توڑے گئے، قَیْد و بَنْد کی اَذِیَّتیں دی گئیں، جِسْم کی کھالیں تک کھینچ لی گئیں، گرم ریت پر گھسیٹا گیا، تِیر و تلوار اور نیزوں سے جِسموں کو چھلنی کِیا گیا، حتّٰی کہ اِس راہ میں اُن حضرات نے اپنی جانوں کی بھی پَروانہ کی اور کئی ہستیوں نے تو جامِ شہادت بھی نوش کیا اَلغَرَض جس عَظِیمُ الشَّان انداز میں اُن اللہ والوں نے لوگوں کی اِصلاح کی

کوشش کا فَرِیْضَہ سَرانجام دیا،وہ اپنی مِثال آپ ہے۔انہی عظیم ہستیوں میں سے لاکھوں شافعیوں کے عظیم پیشوا، زبردست عالمِ دِین، عظیم الشان مجتہد حضرت سَیِّدُنا محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آج ہم ان کی سیرت و کردار سے متعلق بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ چنانچہ

امام شافعی کا تعارف

امام ابو عبدُ اللہ محمد بن ادریس شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دوسری صدی ہجری کے عظیم امام اور عالی شان مجتہد تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نسب مبارک عبدِ مناف پر جا کر نبیِ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نسب مُبارک سے جا ملتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 150 ہجری میں فلسطین کے ایک قصبے (Village) میں پیدا ہوئے۔(کتاب الثقات لابن حبان، باب المیم، الرقم ۷۹۹۲ محمد بن ادریس الشافعی، ج ۵، ص ۴۰۶)

والدہ کا خواب

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ولادت سے پہلے اُن کی والدہ حضرت سَیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے خواب دیکھا کہ اُن کے جسم سے مُشْتَری نامی مشہور ستارہ نکلا اور مصر میں جا کر گرا پھر ہر شہر میں اس کے ٹکڑے منتشر ہوگئے، ماہرینِ تعبیر نے اس خواب کی یہ تعبیر بیان کی کہ آپ کے بطن سے ایک ایسا عظیم الشان عالِم پیدا ہوگا جس کا علم مصر میں عام ہوگا اور وہاں سے عالمِ اسلام میں پھیلے گا۔ (تاریخ بغداد، ذکر من اسمہ محمد... الخ، محمد بن ادریس، ۲/۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر جب دو سال ہوئی تو آپ کے والدِ محترم انتقال فرما گئے۔ والدۂ ماجدہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو مکۂ مکرمہ لے آئیں، وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پرورش پائی اور تعلیم و

تربیت بھی حاصل کی۔ (کتاب الثقات لابن حبان، باب المیم، الرقم: ۷۲۹۹ محمد بن ادریس، ج۵، ص۴۰۶)

ابتدائی طور پر امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا رجحان علمِ لغت اور عرب کے اشعار کی طرف تھا، بعد میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ حدیث اور علمِ فقہ سیکھنے میں مشغول ہوئے اور اس میں خُوب مہارت حاصل کی، علمِ لغت اور اشعار کو چھوڑ کر حدیث وفقہ کی طرف رجحان پیدا ہونے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: ایک دن میں ذوق و شوق کے ساتھ عرب کے لبید نامی شاعر کے اشعار پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک نصیحت آمیز غیبی آواز آئی: اشعار میں پڑ کر اپنا وقت کیوں ضائع (Waste) کرتے ہو؟ جاؤ فقہ کا علم حاصل کرو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرے دل پر اس غیبی آواز کا بہت اثر ہوا اور میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت سفیان بن عیینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ سے علم حاصل کیا، ان کے بعد حضرت مسلم بن خالد زنجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے علم کا فیضان حاصل کیا اور پھر مدینہ منورہ میں امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ (حلیۃ الاولیاء، امام شافعی، ۸۳/۹، حدیث: ۱۳۱۹۱ ملخصاً)

مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے انگوٹھی عطا فرمائی

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فرماتے سنا: کہ میں نے خواب میں حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تشریف لائے۔ میں جلدی سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی طرف لپکا، سلام عرض کیا اور مصافحہ کیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مجھے سینے سے لگالیا اور اپنی انگلی سے انگوٹھی (Ring) نکال کر میری انگلی میں پہنا دی۔ صبح کے وقت جب میں نیند سے بیدار ہوا تو مُعَبِّر یعنی خواب کی تعبیر بتانے والے (Dream Interpreter) سے اپنا خواب بیان کیا تو اس نے مجھے بتایا: اے ابو عبد اللہ! آپ کو خوش خبری ہو! آپ کا مسجدِ حرام میں حضرت سیِّدُنا علی المرتضیٰ رَضِیَ

اللہُ عَنْہُ کا دیدار کرنا عذابِ نار سے نجات کی بشارت ہے۔ آپ کا ان سے مصافحہ کرنا یومِ حساب میں امان ہے اور رہا ان کا آپ کی انگلی میں انگوٹھی پہنانا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عنقریب ساری دنیا میں آپ کی شہرت ایسی ہوگی جیسی حضرت سیِّدُنا علی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ہے۔ (**تاریخ بغداد، الرقم ۴۵۴، محمد بن ادریس الشافعی، ج ۲، ص ۵۸**)

شوقِ علمِ دین اور بہترین قوتِ حافظہ

اللہ پاک نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہترین قوتِ حافظہ اور اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں سے نوازا تھا، جو کچھ پڑھتے ذہن میں محفوظ ہو جاتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کم عمری میں ہی نہ صرف قرآنِ کریم حفظ کر لیا تھا بلکہ حدیث کی مشہور کتاب مؤطا امام مالک بھی زبانی یاد کر لی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے قرآنِ کریم ختم کر لیا تو مسجد جانے لگا اور علمائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے پاس بیٹھ کر احادیثِ مبارکہ اور شرعی مسائل سیکھنا اور یاد کرنا شروع کر دیئے۔ مکہ مکرمہ میں ہمارا گھر وادیِ خیف میں تھا، میں کوئی چمکدار ہڈی دیکھتا تو اُس پر حدیث اور مسئلہ لکھ لیتا تھا، حتی کہ اُن ہڈیوں سے ہمارے گھر کا کنواں بھر گیا۔ (**حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/۸۲، حدیث: ۱۳۱۸۶**) حضرت سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: ایک بار میں نے امام محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے لدا ہوا اونٹ لیا جس پر میرے اُن سے سُنے ہوئے علم کے سوا کچھ نہ تھا۔ (**حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/۸۶، حدیث ۱۳۱۹۸**) حضرت سیِّدُنا محمد بن عبداللہ بن عبد الحکم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے بچپن ہی میں علم کی تلاش شروع کر دی تھی جبکہ میرے پاس کچھ مال نہ ہوتا تھا۔ چنانچہ میں مکتب جاتا اور تیر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لے کر ان

پر احادیثِ مبارکہ لکھ لیا کرتا تھا۔ (حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/۸۵حدیث: ۱۳۱۹۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں والد کے سایۂ شفقت سے محروم ہوگئے تھے، اگر ہم اپنی سوچ کے اعتبار سے سوچیں تو ہماری سوچ کے مطابق، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عمر بڑھنے پر وہ پیٹ پالنے اور گھر چلانے کے لیے کوئی کام کاج کرتے، کوئی ہنر سیکھتے یا کہیں ملازمت اختیار کرتے مگر انہوں نے ایسا نہ کیا بلکہ علمِ دین سیکھنے کی طرف مائل ہوگئے۔ یاد رکھئے! اللہ پاک جن لوگوں پر اپنی خصوصی نظرِ کرم فرماتا ہے دین کی سوجھ بوجھ بھی انہی بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ جیسا کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ** جس شخص سے اللہ پاک بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔ (بخاری، کتابُ العلم باب من یردِ اللّٰہ بہ خیرا۔۔۔الخ، ۱/۴۲، حدیث: ۷۱)

پہلے کے دور میں عِلْمِ دِین سیکھنا بہت مشکل تھا، اتنی سہولیات ہرگز نہ تھیں جو آج مہیا ہیں، لیکن اس کے باوجود ہمارے بزرگوں نے عِلْمِ دِین نہ صرف سیکھا بلکہ اسے دنیا بھر میں پھیلایا۔ آج کے دور میں تو عِلْمِ دِین کا حصول بہت آسان ہوچکا ہے، جابجا علمِ دین حاصل کرنے کے مواقع موجود ہیں مگر اس کے باوجود ہم تحصیلِ علم میں سُستی کرتی ہیں جبکہ ہمارے اسلاف گھر کے آرام دہ بستر اور پرسکون نیند کی قربانی دے کر علمِ دین کے حصول کی خاطر تمام مشکلات کا ڈٹ کر سامنا کیا کرتے تھے، یاد رکھئے! **عِلْمِ دِین** ہی ایک لازوال دولت ہے، **علمِ دِین** انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **علمِ دین** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علمِ دین** گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علمِ دین** خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **علمِ دین** دنیا و آخرت کی عزّت پانے کا سبب ہے، **علمِ دین** مُردہ دلوں کی حیات ہے، **علمِ دین** ایمان کی

سلامتی کا محافظ ہے، اَلْغَرَض! **علمِ دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **علمِ دین** میں سکون بھی ہے، **علمِ دین** میں اطمینان بھی ہے، **علمِ دین** میں لذّت بھی ہے، **علمِ دین** میں آرام بھی ہے، لہٰذا عقلمند وہی ہے جو **علمِ دین** کی طلب میں مشغول ہو کر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔

افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار (لائق وذہین) بچوں کو دُنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر فرض علوم، قرآنِ کریم پڑھانے اور سُنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو حافظِ قرآن، عالمِ دین اور مُفتیِ اسلام بنانے کی سوچ ختم ہوتی جا رہی ہے۔ **اے کاش!** ہم اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھا کر اپنے لیے **صدقۂ جاریہ** چھوڑ کر جانے میں کامیاب ہو جائیں، مگر **یاد رکھئے!** یہ تمنّا جبھی پوری ہو سکے گی جب ہماری اولاد **علمِ دین کی لازوال دولت** سے مالا مال ہو گی۔ لہٰذا اپنی اولاد کو بچپن سے ہی عِلْمِ دِین کی طرف مائل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

امامِ مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے اِکتسابِ فیض

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم امام شافعی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی سیرت سے متعلق سن رہی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بڑے ذہین اور تیز قوتِ حافظہ کے مالک تھے۔ بڑی بڑی کتابوں کو یاد کر لینا اور ہمیشہ کے لیے اپنے ذہن میں محفوظ رکھنا یہ آپ کا کمال تھا۔ آیئے! ان کی کمال قوتِ حافظہ پر مشتمل ایک واقعہ سنتی ہیں،

چنانچہ منقول ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور عرض کی: میں آپ سے "مؤطّا" پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے کاتِب حبیب کے پاس چلے جاؤ، وہ اس کی قراءَت کرتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: اللہ پاک آپ سے راضی ہو! مجھ سے ایک صفحہ سن لیجئے، اگر میرا پڑھنا اچھا لگے تو میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پڑھ کر سناؤں گا ورنہ چھوڑ دوں گا۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: پڑھئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک صفحہ پڑھا اور خاموش ہو گئے۔ حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مزید پڑھئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک صفحہ پڑھ کر پھر خاموش ہو گئے۔ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پھر ارشاد فرمایا: مزید پڑھئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پھر پڑھا تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو بہت اچھا لگا۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں پوری مؤطّا پڑھی اور جب دوبارہ حاضرِ خدمت ہوئے تو امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو تمہیں پڑھائے۔ تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عرض کی: حضور! میں چاہتا ہوں کہ آپ خود میرا پڑھنا سماعت فرمائیں، اگر اچھا نہ پڑھ سکوں تو کوئی پڑھانے والا تلاش کر لوں گا۔ امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اچھا! ٹھیک ہے، پڑھئے! تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے از اوّل تا آخر پوری مؤطّا شریف زبانی پڑھ ڈالی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس پر حضرت سیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے دُعا دی اور انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا۔ (حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ۹/۷۸، حدیث: ۱۳۱۷۷/۱۳۱۷۸/۱۳۱۸۰ بتغیرٍ)

فتویٰ دینے کی اجازت

اللہ پاک نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر علم کا ایسا دروازہ کھولا جس کی مثال نہیں ملتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہ کی قابلیت اور علمی شان و شوکت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر مبارک صرف پندرہ(15) برس ہوئی تو کامل اعتماد اور بھرپور اطمینان کی وجہ سے آپ کے اُستادِ محترم اور مکہ مُکرمہ کے مفتیِ اعظم حضرت سیِّدُنا مُسلِم بن خالد زنجی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو فتویٰ نویسی کی اجازت عطا فرمادی۔(کتاب الثقات لابن حبان،محمد بن ادریس الشافعی،باب المیم، الرقم:۲۹۹۷، ۴۰۶/۵)

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذہ

امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اپنے زمانے کے بہترین علما و مشائخ سے فیض حاصل کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے بھی بہت استفادہ کیا۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اساتذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن جس شخصیت کا رنگ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ میں سب سے زیادہ نظر آتا ہے وہ امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے شاگردِ رَشید امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا محمد بن شجاع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اِنتہائی مشکل مسئلے کا حل پیش کیا جو خود ان کے نزدیک بھی حیرت انگیز تھا تو ارشاد فرمایا: یہ ہمارے استادِ محترم امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا فیض ہے۔(مقاماتِ امامِ اعظم، ص۵۲۵) امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں میں بیس سال امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا ہوں اور میں نے ان سے جس قدر استفادہ کیا ہے اگر اسے تحریری شکل دی جائے تو اسے اٹھانے کیلئے ایک اونٹ درکار ہو۔ بلاشبہ اگر امام محمد نہ ہوتے تو مجھے فقاہت(دین کی سمجھ) نصیب نہ ہوتی۔(مقاماتِ امامِ اعظم، ص۵۳۱ ملتقطاً) امام مالک اور امام محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمَا جیسے صاحبانِ علم و فضل علماء کے فیضان نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علم کا سمندر بنا دیا تھا، آپ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نہ صرف حافِظُ الحدیث (یعنی ایک لاکھ احادیث کے حافظ) تھے بلکہ حدیث کے معانی و مطالب، راویوں کے حالات اور حدیث کی صحت وغیرہ پرکھنے میں بھی زبردست مہارت رکھتے تھے۔

امام شافعی کی ذہانت اور خدمتِ حدیث

اللہ پاک نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو بہت اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں علمِ دین کی بلندیوں سے نوازا تھا۔ حضرت ابو عبید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَعْقَلَ مِنَ الشَّافِعِیِّ یعنی میں نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے زیادہ عقلمند نہیں دیکھا۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/۱۰۱، الامام الشافعی، حدیث:۱۳۲۱۷) امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے فضل و کمال کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا تھا: عَالِمُ قُرَیْشٍ یَمْلَاُ طِبَاقَ الْاَرْضِ عِلْمًا یعنی قریش کا ایک عالم دنیا کو علم سے بھر دے گا۔ بہت سے علمائے کرام نے فرمایا کہ اس حدیثِ پاک میں امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی طرف اشارہ ہے۔ علامہ عبدُ الرؤف مناوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک میں قریش کے جس عالم کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ (فیض القدیر، ۲/۱۳۴، تحت الحدیث: ۱۴۶۰) امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جس طرح حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز پہلی صدی کے مجدد تھے اسی طرح امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ دوسری صدی کے مجدد ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/۱۰۵، الامام الشافعی، حدیث: ۱۳۲۳۶) مزید فرماتے ہیں کہ تیس سال میں میری کوئی رات ایسی نہیں گزری جس میں میں نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے لئے دعا نہ کی ہو۔ (حلیۃ الاولیاء ۹/۱۰۵، الامام الشافعی، حدیث:۱۳۲۳۷) امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ زندگی بھر حدیثِ نبوی کی خدمت کرتے رہے، جب امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ عراق میں تشریف لائے تو وہاں کے علمائے کرام نے انہیں ناصرُ الحدیث کے لقب سے سرفراز کیا۔ (حلیۃ الاولیاء

۱۱۴/۹، الامام الشافعی، حدیث:۱۳۲۷۷) امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے امام شافعی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ سے زیادہ کسی کو حدیث کی اتباع کرنے والا نہیں دیکھا۔ (حلیۃ الاولیاء ۱۱۴/۹، الامام الشافعی، حدیث:۱۳۲۷۶)

امام شافعی کے اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! علمی مَقام اور قدر و منزلت میں تو امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بے مثل و بے مثال تھے ہی اس کے ساتھ ساتھ تقویٰ و پرہیز گاری، خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، جذبۂ اصلاحِ امت، فکرِ آخرت، حُسنِ اخلاق، زہدو تقویٰ، عاجزی و انکساری، اتباعِ شریعت، عفو و در گزر، صبر و شکر، محبتِ الٰہی، محاسبۂ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ کے پیکر تھے۔ آیئے آپ کی عبادت اور شب بیداری کی تین (3) روایات سنتی ہیں:

1. حضرت سیِّدُنا ہارون بن سعید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جیسا کوئی نہ دیکھا۔ آپ مصر میں ہمارے پاس تشریف لائے تو لوگوں نے کہا: ایک قریشی فقیہہ ہمارے پاس آئے ہیں۔ پس ہم آپ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے آپ سے زیادہ خوبصورت چہرے والا اور آپ سے اچھی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ ہم انتظار کرتے رہے جب آپ نے نماز ادا کرلی تو گفتگو کا آغاز فرمایا۔ ہم نے آپ سے اچھا کلام کرنے والا بھی کوئی نہ دیکھا۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقاق، المجلس الثامن والثلاثون، ص ۲۱۰)
2. امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات کے تین حصے کِیا کرتے تھے، پہلے حصے میں تصنیف و

تالیف کا کام کرتے، دوسرے میں نوافل پڑھتے اور تیسرے حصہ میں آرام کیا کرتے تھے۔ حضرت سَیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ روزانہ ایک قرآنِ عظیم اور رمضان کے نوافل میں ساٹھ مرتبہ قرآنِ کریم ختم کرتے تھے۔ (الروض الفائق فی المواعظ والرقاق، المجلس الثامن والثلاثون، ص۲۰۷)

3. حضرت سَیِّدُنا حسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کئی بار حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَعِیَّت میں رات گزاری۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایک تہائی رات نماز پڑھتے اور کبھی پچاس (50) آیات سے زیادہ تلاوت نہ کرتے، اگر کبھی زیادہ پڑھتے تو بھی سو (100) آیات تک پہنچتے۔ جب کسی آیتِ رحمت کی تلاوت کرتے تو بارگاہِ الٰہی میں اپنے لئے اور تمام مؤمنین کے لئے اطاعت پر قائم رہنے کی دعا کرتے اور جب آیت عذاب پڑھتے تو اس سے پناہ طلب کرتے اور اللہ پاک سے اپنے لئے اور تمام اہلِ ایمان کے لئے نجات کی دعا کرتے۔ (تاریخ بغداد، الرقم ۴۵۴، محمد بن ادریس الشافعی، ج ۲، ص ۶۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** قربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔

اللہ پاک کی عبادت کرنا شریعت کو مطلوب ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔ جیسا کہ پارہ 27 سورۃ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ﴿۵۶﴾

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت:۵۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مبارکہ میں اس بات کا واضح بیان ہے کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق ومالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد (Purpose) بتا دیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہو جائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجالائیں۔ مثلاً نمازِ نفل پڑھنی ہے یا فرض نماز پڑھنی ہے، تب بھی اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھنا ہو گا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل واحکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

اگر ہم بزرگانِ دِین کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو گا کہ ☆اللہ پاک کے تمام نیک بندے عبادت و ریاضت کے شیدائی ہوتے تھے، ☆ان کے شب و روز عبادت و بندگی میں بسر ہوتے، ☆ہر وقت یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا۔ اولیائے کرام کی سیرت میں **حصولِ**

علم اور عبادت دونوں پہلو نمایاں ملتے ہیں۔

آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی نیت سے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہ عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی کثرتِ عبادت کے دو (2) واقعات سنئے۔ چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

(1) منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حبیب نجّار رَحْمَۃُ اللہ عَلَیۡہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرمادیتے اور خود ساری رات بھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔ (الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکرالصالحین، ص ۲۴۶)

نوری چراغ روشن ہو جاتا!

(2) اپنے زمانے کی ولیہ حضرت حَفصہ بنتِ سیرین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیۡھا جو کہ خوابوں کا علم رکھنے والے بہت بڑے عالم اور امام حضرت محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بہن ہیں، یہ شہر بصرہ کی انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چراغ (Lamp) بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات"

پیاری پیاری اسلامی بہنو! گناہوں سے پیچھا چھڑانے اور عبادت کا ذہن بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیں۔ ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "مدنی انعامات پر عمل" بھی ہے امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ 63 مدنی اِنعامات نیک بننے اور اپنے احتساب کا بہترین نُسخہ ہے۔ اور اپنا محاسبہ کرنے کے حوالے سے حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا "اپنے نفس کا مُحاسبہ کرو اس سے پہلے کہ تمہارا حساب لیا جائے اور وزن کئے جانے سے پہلے اپنے اعمال کا خود وزن کر لو اور بہت بڑی پیشی کے لیے تیار ہو جاؤ" (احیاء العلوم، مترجم، ۵/۳۲۱)۔ لہٰذا وقت مقرّر کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے (یعنی مَدنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا) رِسالے میں دیئے گئے خانے پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنی ذِمّہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیجئے، مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "جنت کے طلب گاروں کے لئے مَدنی گلدستہ" کے ذریعے دِیگر اسلامی بہنوں کو بھی "مَدنی انعامات" پر عمل کرنے کی ترغیب دِلایئے۔ ہر اِسلامی بہن اِنفرادی کوشش کرنے والے "مدنی اِنعام" پر عمل کرتے ہوئے ہر ماہ مدنی انعامات کے کم از کم 26 رسائل تقسیم کر کے اگلے ماہ وُصول کرنے کی بھی کوشش کرے۔ ہدَف فی ذیلی حلقہ کم از کم 12 رسائل ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات پر عمل کی بہت بہاریں ہیں آپ کی ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار پیشِ خدمت ہے چنانچہ

رقت انگیز بیان کا اثر

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن امتحانِ آخرت سے بے فکر ہو کر زندگی کے ایام گزار رہی

تھیں۔ ایک دن دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ کسی اسلامی بہن نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے انہیں اسلامی بہنوں کے سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت دی۔ اُن کی شفقت کے نتیجے میں انہیں سنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی، وہاں مَدَنی اِنعامات سے مُتعلّق بیان جاری تھا، انہوں نے توجہ کی ساتھ بیان سننا شروع کر دیا۔ بیان انتہائی پُر سوز تھا ان پر ایک دم رقّت طاری ہو گئی اور بیان کے اختتام پر انہوں نے سچّے دل سے نیّت کی کہ اِنْ شَآءَ اللہ آئندہ زندگی مَدَنی اِنعامات پر عمل کرتے ہوئے گزاریں گی۔ پھر مَدَنی اِنعامات پر عمل کی برکت سے مَدَنی بُرقع پہننے کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص۷۹)

"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروا دیں."

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیگر نیک اوصاف کی طرح امام شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ سخاوت اور دریادلی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ خوب خوب مال خرچ کرتے تھے، سخاوت کرنا اور مستحقین میں مال بانٹنا آپ کی عادت میں شامل ہو گیا تھا۔ آیئے! امام شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی سخاوت کے چار (4) واقعات سنتی ہیں:

1) حضرت سیّدُنا حمیدی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدُنا امام شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اپنے کسی کام کے سلسلے میں یمن تشریف لے گئے۔ جب واپس مکہ مُکرمہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا آئے تو آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے پاس دس ہزار درہم تھے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے مکہ شریف سے باہر ہی خیمہ (Tent) نصب کرلیا۔ لوگ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے پاس آتے رہے۔ جب آپ

رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خیمے سے باہر نکلے تو سارا مال راہِ خدا میں تقسیم کر چکے تھے ۔(الروض الفائق،باب فی النزیہ وذکر الصالحین،ص۲۰۸)

2) حضرت سیِّدُنا ربیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:جب میرا نکاح ہوا تو حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دریافت فرمایا:تو نے کتنا مہر مقرّر کیا؟عرض کی: تیس (30) دینار ۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے پھر پوچھا: اپنی اہلیہ کو کتنی رقم دی؟ میں نے عرض کی:چھ دینار۔تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے مجھے ایک تھیلی بھجوائی جس میں چوبیس (24)دینار تھے اور 201 سنِ ہجری مجھے جامع مسجد میں مؤذن لگوادیا۔ (شعب الایمان للبیھقی،باب فی الجود والسخاء، ۴۵۲/۷، حدیث:۱۰۹۶۲)

3) ایک دن حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سواری پر سوار ہو کر کہیں جارہے تھے کہ آپ کے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔ ایک شخص نے اُٹھا کر پیش کیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسے پچاس دینار عطا فرمائے۔(الروض الفائق،باب فی النزیہ وذکر الصالحین،ص۲۰۸)

4) ایک دفعہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حمام سے باہر نکلے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس بہت سامال تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سارا مال حمامی کو دے دیا۔(الروض الفائق،باب فی النزیہ وذکر الصالحین،ص۲۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو!بخل اور سخاوت دو ایسی چیزیں ہیں جو ایک دوسرے کی ضد(Opposite)ہیں۔بخل کے لغوی معنٰی کنجوسی (Conjuction)کے ہیں اور جس جگہ مال و اسباب خرچ کرنا ضروری ہو،وہاں خرچ نہ کرنا،یہ بخل ہے۔(الحدیقۃ الندیۃ،ج ۲،ص۲۷)

جبکہ حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت سَیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِحیاءُ العلوم میں جُود و سخاوت کی تعریف اِن اَلفاظ کے ساتھ فرماتے ہیں کہ فضول خرچی (Extravagant) اور کنجوسی نیز کشادگی اور تنگی کی درمیانی راہ کا نام جُود و سخا (Generosity) ہے۔[1]

سخی اور بَخیل کی تعریف

حکیمُ الاُمَّت مُفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مُحاوَرۂ عَرَب میں عُموماً سخی اُسے کہتے ہیں جو خُود بھی کھائے، اَوروں کو بھی کِھلائے، جَواد وہ جو خُود نہ کھائے اَوروں کو کِھلائے۔ اِسی لئے اللہ پاک کو سخی نہیں کہا جاتا (جَواد کہا جائے گا)۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بخل اور سخاوت دونوں کا تعلق مال سے ہے، ایک بہت اچھی صفت ہے جبکہ دوسری بہت بُری صفت ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ دولت کسی کے پاس نہ ہمیشہ رہی ہے، نہ ہمیشہ رہے گی، لہٰذا اگر اللہ پاک نے کسی اسلامی بہن کو اِس نعمت سے سرفراز فرمایا ہے، تو اُسے چاہئے کہ وہ اُس نعمت کی قدر کرے اور اُس کی ناشکری سے بچتی رہے، اِس فانی مال و دولت کو ضرورت کے علاوہ خرچ نہ کرے، بلکہ وقتاً فوقتاً اُسے راہِ خدا میں خرچ کرکے خُود کو زیورِ سخاوت سے آراستہ کرے، یاد رکھئے کہ جو اسلامی بہن سخاوت کے بجائے بُخْل سے کام لیتی ہے، اسے قلبی سُکون و اطمینان نصیب نہیں ہوپاتا، وہ رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک نہیں کرپاتی، وہ نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے کو فضول خرچی تَصَوُّر کرتی ہے، بالفرض اگر کبھی کسی نیک

---

[1] ... احیاء العلوم، ۳/ ۷۸۰

[2] ... مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲۲۱

کام میں حصّہ مِلایا بھی تو حالت یہ ہوتی ہے کہ نام کا اعلان ہونے کی اُمّید رکھتی ہے، جو بخل کرتی ہے وہ مال جمع کرنے کو اپنا کمال تَصَوُّر کرتی ہے، مُسْتَحِقِّین کو محروم رکھ کر اُن کی ناراضیاں مول لیتی ہے، اُن کی دعاؤں سے خُود کو محروم کرلیتی ہے، لوگوں کو اپنے مُتَعَلِّق تہمتوں، بدگُمانیوں اور غیبتوں میں مُبتلا کرواتی ہے اور اِسی بُخْل کی وجہ سے زکوٰۃ و فطرہ وغیرہ، صدقاتِ واجبہ کی ادائیگی میں کوتاہی کرکے اللہ پاک اور اُس کے مدنی حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ناراض کرتی ہے اور خُود کو جہنم کی حقدار بنالیتی ہے، آیئے! بُخْل کی تباہ کاریوں پر مُشْتَمِل 3 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

1. اِنَّ اللّٰہَ یَبْغَضُ الْبَخِیْلَ فِیْ حَیَاتِہِ السَّخِیَّ عِنْدَ مَوْتِہٖ یعنی اللہ پاک اُس شخص کو ناپسند فرماتا ہے، جو زندگی بھر بُخْل کرے اور مرتے وقت سخاوت کرے۔[1]
2. مَا مَحَقَ الْاِسْلَامُ شَیْأً مَحْقَ الشُّحِّ یعنی اِسْلام نے کسی چیز کو اِتنا نہیں مِٹایا جتنا بُخْل کو مٹایا ہے۔[2]
3. سخاوت جنّت میں ایک درخت (Tree) ہے، تو جو سخی ہوا، اُس نے اُس درخت کی شاخ پکڑلی، وہ شاخ اُسے نہ چھوڑے گی، یہاں تک کہ اسے جنّت میں داخل کردے گی اور بُخْل جہنّم میں ایک دَرَخْت ہے، تو جو بَخِیل ہوا، اُس نے اُس کی شاخ پکڑلی، وہ اُسے نہ چھوڑے گی حتّٰی کہ اُسے آگ میں داخل کردے گی۔[3]

---

1 ...کنز العمال، کتاب الاخلاق، الباب الثانی، الفصل الثانی، حرف الباء: البخل، الجزء ۲، ۳/۱۸۰، حدیث: ۷۳۷۳

2 ...معجم اوسط، من اسمہ ابراھیم، ۲/۱۵۱، حدیث: ۲۸۴۳

3 ...شعب الایمان، باب فی الجود و السخاء، ۷/۴۳۵، حدیث: ۱۰۸۷۷

حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس آخری حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی سخاوت کی جڑ جنّت میں ہے اور اُس کی شاخیں دُنیا میں، چونکہ سخاوت کی قسمیں بہت ہیں، اِس لئے فرمایا گیا کہ اُس درخت کی دُنیا میں شاخیں بہت پھیلی ہوئی ہیں، جیسے قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ کلمۂ طَیِّبہ کی جڑ مسلمان کے دل میں ہے اور شاخیں آسمان میں (اور یہ) ہمیشہ اپنے پَھل دیتا ہے، اِس حدیث میں بھی مثال ہی بیان کی گئی ہے۔ (مزید فرماتے ہیں) شریعت میں سخاوت کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ انسان فرض صدقے ادا کرے اور طریقت میں ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ صرف فرض پر قناعت نہ کرے، نفلی صدقے بھی دے۔ حقیقت و معرفت والوں کے ہاں اِس کا ادنیٰ دَرَجہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات پر دوسروں کی ضروریات کو ترجیح دے۔ (4)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہم نے حضرت سَیِّدُنا امام شافعی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت اور کردار سے متعلق چند مدنی پھول حاصل کئے، بزرگوں کی سیرت اور کردار بیان کرنے کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم بھی ان جیسا بننے کی کوشش کریں، ان کے نقشِ قدم پر چلیں اور انہی کی طرح زندگی گزاریں۔ یقیناً آج دین سے دوری بڑھتی جارہی ہے، مسلمان عمل سے دور ہوتے جارہے ہیں، ایسے ماحول میں اگر اللہ پاک کے نیک بندوں کے کردار سے متعلق سنا جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو دنیا میں کامیابیاں حاصل ہوسکتی ہیں اور آخرت میں بھی اچھائیاں مقدر بن سکتی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بزرگانِ دین کے فیضان سے مالامال ہے، آپ بھی اس پیارے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے، اس سے نہ صرف بزرگانِ دین کی محبت دل میں پیدا ہوگی بلکہ نیک بننے کا جذبہ بھی بیدار ہوگا۔

---

[4]... مرآۃ المناجیح، ۳/۹۱

مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و پیش 105 شُعبہ جات میں دِینِ اسلام کا پیغام عام کر رہی ہے، انہی میں سے ایک شُعبہ **"مجلس تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** بھی ہے۔ یہ مجلس اسلامی بہنوں کو 12 دن کے مختلف کورسز مثلاً مدنی کام کورس، اصلاحِ اعمال کورس، خصوصی اسلامی بہن کورس، فیضانِ قرآن کورس، فیضانِ نماز کورس کرواتی ہے۔ اِن کورسز میں فقہ، تجوید، عقائد، سُنّتیں اور آداب، ذیلی حلقے کے 8 مدنی کام کی اہمیت و مدنی کام کرنے کا طریقہ، خُصوصی اسلامی بہنوں میں مدنی کام کرنے کا طریقہ، فیضانِ سورۂ نُور (تفسیر)، سُنّتیں و آداب، نماز کے مسائل اور مخصوص سُورتیں سکھانے کا سلسلہ ہوتا ہے۔ اللہ کریم **"مجلس مدنی تربیت گاہ برائے اسلامی بہنیں"** کو مَزِید لگن کے ساتھ دین کی خدمت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

زینت کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** سے زِینَت کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆ انسان کے بالوں کی چوٹی بنا کر عورت اپنے بالوں میں گوندھے، یہ حرام ہے، حدیثِ مبارَک میں اُس پر لَعنت آئی بلکہ اُس پر بھی لَعنت آئی ہے جس نے کسی دوسری عورَت کے سر میں انسانی بالوں کی چوٹی گوندھی۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب فی النظرِ والمس، ۹/۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆ اگر وہ بال جس کی چوٹی بنائی گئی خود اُس عورَت کے اپنے بال ہیں جس کے سر میں جوڑی گئی جب بھی ناجائز ہے۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج ۹، ص ۶۱۴ تا ۶۱۵) ☆ عورَتوں کو ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا جائز

ہے۔ چھوٹے بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانا ناجائز ہے، بچیوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، ۵۹۹/۹ ملتقطاً) ☆ جس طرح مردوں کو عورتوں کی نقل جائز نہیں اِسی طرح عورتیں بھی مَردوں کی نقل نہیں کرسکتیں جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے لَعنت فرمائی زنانہ مَردوں پر جو عورتوں کی صورت بنائیں اور مَردانی عورَتوں پر جو مَردوں کی صورت بنائیں۔ (مسند امام احمد، مسند عبداللّٰہ بن عباس، حدیث: ۲۲۶۳، ۵۴۰/۱) ☆ خواتین اپنے شوہر کے لئے جائز اشیا کے ذریعے، مگر گھر کی چار دیواری میں زِینت کریں لیکن میک اپ کر کے اور بَن سَنْوَر کے گھر سے باہر نہ نکلا کریں کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: عورَت پوری کی پوری عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے جب کوئی عورت باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب (۱۸)، حدیث: ۱۱۷۶، ۳۹۲/۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد